روزنامہ

خطبہ نمبر ۱۲

الفضل قادیان

یوم شنبہ

The ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۳۳

جلد ۳۴ | ۱۳ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش | ۱۰ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ | ۱۳ اپریل ۱۹۴۶ء | نمبر ۸۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ساڑھے نو بجے رات کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کمر اور گلے میں درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت امّ المومنین مدظلہا العالی کی تکلیف میں ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ احباب صحت عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو نسبتاً آرام ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

آج بعد نماز جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی کا جنازہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں پڑھایا۔ اور جو وہ دیکھا مرحوم بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص صحابہ میں سپرد خاک کئے گئے احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خطبہ جمعہ

یاد رکھو جھوٹ ایک کیڑا ہے جو قوم کے برگ و بار کو کھا جاتا اور اسے بڑھنے نہیں دیتا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء بمقام ناصر آباد سندھ

مرتبہ:۔ مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

کل انشاء اللہ پانچ بجے کی گاڑی سے جانے کا ارادہ ہے۔ اس لحاظ سے یہ جمعہ اس دورے کا آخری جمعہ ہے۔ میں نے گزشتہ خطبات میں

جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ

دلائی تھی۔ آج میں اختصار کے ساتھ ایک تربیتی امر کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ انسانی تربیت کے لئے جس حد تک اخلاق کا تعلق ہے۔ ان میں سے سچ

تبلیغ کے لئے سب سے بڑا حربہ

ہے۔ اگر ہماری جماعت سچ پر کاربند ہو جائے تو ہماری تبلیغ بہت مؤثر اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہے اس زمانہ میں جھوٹ اس قدر عام ہو گیا ہے۔ کہ سچی بات کا تلاش کرنا محال ہو گیا ہے۔ مجالس میں علی الاعلان جھوٹ بولا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص وہاں سچ بول دے۔ تو ساری مجلس کی فضا بدل جاتی ہے۔ عدالتوں میں لوگ اپنی دوستی اور لالچ کی خاطر خوب جھوٹ بولتے ہیں۔ اور ایسے طور پر بنا بنا کر جھوٹ بولتے ہیں کہ جج کو ان کے جھوٹ کا علم نہ ہو سکے اور جب عدالت سے باہر نکلتے ہیں۔ تو اپنی چالاکی اور ہوشیاری دوسرے لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم نے جج کو یوں دھوکا دیا۔ ہم نے اس طرح بات کو بدلا کر بیان کیا۔ گویا دوسرے لفظوں میں وہ اس بات کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہم

ایسے اچھے جھوٹے

ہیں کہ ہمارے جھوٹ کا جج کو بھی پتہ نہیں لگ سکتا جج عالم الغیب تو ہوتا نہیں کہ اس کو گواہوں کے سچے یا جھوٹے ہونے کا علم ہو جائے۔ اس نے تو گواہوں کی شہادتوں کے مطابق ہی فیصلہ کرنا ہوتا ہے

ایک بزرگ کے متعلق واقعہ

آتا ہے کہ انہیں اسلامی حکومت کی طرف سے ساری مملکت کا قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا۔ یہ اتنا بڑا عہدہ ہے کہ بعض باتوں میں بادشاہ کو بھی اس کے حکم کے

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

اٹلی میں تبلیغ اسلام کے احمدیہ مشن میں مزید اضافہ

عیسائیت کے قدیمی مرکز اٹلی میں نعرۂ توحید بلند کرنے اور اسلام پھیلانے کیلئے

دو اور احمدی مجاہدین لنڈن سے روما کیلئے روانہ ہو گئے

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ ہمارے ایک مجاہد چودھری محمد شریف صاحب عرصہ سے اٹلی میں مقیم ہیں۔ گزشتہ جنگ عظیم کے نہایت کٹھن ایام انہوں نے وہیں گزارے۔ اور کئی قسم کی تکالیف اور مشکلات کو خدا تعالےٰ کے فضل سے بخیر و عافیت عبور کر گئے۔ اب اس مشن کو وسعت دینے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ دو اور مجاہدین کو اس وفد میں روانہ فرما چکے ہیں جو ۹۔ اصحاب پر مشتمل ۱۸ دسمبر ۱۹۴۵ء کو قادیان سے روانہ ہوا تھا۔ اور ۲۸ جنوری کو لنڈن پہنچا۔ آج مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس انچارج لنڈن مشن کا حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔

لنڈن ۱۱ اپریل گزشتہ اتوار مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل اور مولوی محمد عثمان صاحب مولوی فاضل کو ان کے عازم اٹلی ہونے کے سلسلہ میں لنڈن کی جماعت احمدیہ نے الوداعی ایڈریس دیا۔ اور آج یہ دونوں مجاہدین اسلام لنڈن سے اٹلی روانہ ہو گئے۔ انشاء اللہ بروز ہفتہ فلورنس پہنچ جائینگے۔ احباب جماعت ان کی خیر و عافیت اور اپنے مقصد اشاعت اسلام میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

احباب کرام اپنے ان بے سر و سامان مجاہدین کے لئے جو محض خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے بھروسہ پر نہایت وسیع میدان جہاد میں داخل ہو رہے ہیں۔ خاص طور پر دعا فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے اور ان پر اشاعت اسلام کے رستے کھول دے۔

[...]ت چلتا پڑتا ہے۔ کیونکہ دین کے [...] میں جو حکم قاضی القضاۃ کی طرف سے [...] کیا جائے بادشاہ پر بھی اس کی [...] لازمی ہوتی ہے۔ اور اگر کسی [...] کو بادشاہ کے خلاف کوئی شکایت [...] تو وہ قاضی القضاۃ کے پاس اس [...] شکایت کر سکتا ہے۔ اور بادشاہ کو [...] کی جواب دہی کے لئے قاضی القضاۃ کے سامنے پیش ہونا پڑتا ہے چونکہ اب [...] دینی عام ہو گئی ہے۔ اس لئے [...] لوگوں کو

[...] اپنے عہدوں کی ذمہ داریوں کا احساس [...] طور پر نہیں رہا۔ اور اگر کسی شخص کو [...] دنیوی عہدہ ملے تو وہ خوشی کے مارے [...] نہیں سماتا۔ اور وہ ذمہ داریاں جو اس [...] عہدہ کی وجہ سے عاید ہوتی ہیں [...] اس کی نظر سے اوجھل رہتی ہیں۔ اور [...] وہ عہدہ نہ ملے تو تاسف اور رنج [...] کی طبیعت کو ایک عرصہ تک پریشان کئے [...] ہے۔ جب اس بزرگ کو

قاضی القضاۃ کا عہدہ

[...] تو ان کے دوست انہیں اس بات [...] احساس کرانے کے لئے کہ ہم بھی آپ کی خوشی میں شامل ہیں۔ ان کے گھر پر [...] دینے کے لئے آئے۔ جب وہ [...] کے مکان پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ بچوں کی طرح زار و قطار رو رہے ہیں۔ ان کے دوستوں نے انہیں اس طرح روتے دیکھ تو پوچھا کہ کیا کوئی حادثہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے آپ اس طرح چیخیں مار رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی کہا۔ ہم نے تو کوئی [...] المناک واقعہ نہیں سنا ہم تو آپ کے قاضی القضاۃ ہونے کی خبر سن کر آپ کو مبارک [...] کے لئے آئے ہیں۔ اپنے دوستوں کی یہ بات سن کر انہوں نے پھر زور زور سے [...] شروع کر دیا۔ اور کہنے لگے یہ مبارک [...] کا موقع ہے یا افسوس کرنے کا جس کو آپ لوگ خوشی کا موقع سمجھتے ہیں۔ اسی لئے [...] رو رہا ہوں۔ یہ

رونے کی بات

[...] نہیں تو اور کیا ہے۔ میں عدالت میں بیٹھا [...] گا۔ ایک شخص مدعی ہونے کی حیثیت سے میرے سامنے آئے گا اور کہے گا کہ ایک سال ہوا مجھ سے فلاں شخص نے اتنا روپیہ قرض لیا تھا۔ اور اب واپس نہیں دیتا اور جو شخص مدعا علیہ ہونے کی حیثیت سے میرے سامنے آئے گا وہ کہے گا کہ میں نے تو روپیہ لیا ہی نہیں۔ یا کہدے گا کہ لیا تو تھا۔ لیکن واپس کر چکا ہوں۔ اب مدعی کو بھی علم ہے کہ سچ کیا ہے اور مدعا علیہ کو بھی علم ہے کہ سچ کیا ہے۔ لیکن مجھ ایک تیسرے شخص کو اسبات کے لئے مقرر کیا گیا ہے کہ معلوم کروں کہ سچ کیا ہے۔ حالانکہ مجھے معلوم نہیں کہ کون جھوٹ بول رہا ہے اور کون سچ کہہ رہا ہے۔ روزانہ ایک

اندھا عدالت کی کرسی پر

اس لئے بیٹھے گا۔ کہ وہ دو سوجا کھوں کے درمیان فیصلہ کرے۔ میں روتا اس لئے ہوں کہ جو مجھ سے غلط فیصلے ہوں گے۔ ان کے متعلق قیامت کے دن خدا تعالےٰ کے حضور کیا جواب دونگا۔ ہمارے زمانہ میں تو عدالتوں میں

سچ بالکل ہی مفقود ہو چکا ہے

مدعی اور مدعا علیہ دونو خوب دل کھول کر جھوٹ بولتے ہیں اور بعض لوگ تو بغیر کسی خطرہ کے اور بغیر کسی وجہ کے بے تحاشا جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں اور جھوٹ بولنا ان کی عادت ثانیہ ہو چکا ہوتا ہے۔ میرے نزدیک ہماری جماعت بھی ابھی سچائی کے اس اعلےٰ مقام پر کھڑی نہیں ہوتی جس پر اسے کھڑا ہونا چاہیئے تھا۔ اور ابھی ہمارے تمام افراد میں

سو فیصدی سچ بولنے کی عادت

پیدا نہیں ہوئی۔ کل ہی ہماری اسٹیٹوں کے منیجروں کا اجلاس ہوا جس میں اسٹیٹوں کی ترقی کے لئے تجاویز سوچنا مدنظر تھا۔ کچھ عرصہ ہوا محکمہ زراعت نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اگر ایک ایکڑ کے آٹھ حصے کر دیئے جائیں اور اسے علیحدہ علیحدہ طور پر پانی لگایا جائے تو بہت کم پانی خرچ ہوتا ہے اور اس طرح زیادہ زمین کاشت کی جا سکتی ہے۔ میں نے اس تجویز پر عمل کرنے کی

منیجروں کو ہدایت

کی تھی۔ کہ پہلے سال ایکڑ کے دو حصے کرو۔ پھر اگلے سال تک کم سے کم چار حصے کر لینا۔ کل میں نے پوچھا کہ اس تجویز پر کہاں تک عمل ہو چکا ہے۔ تو مجھے جواب دیا گیا۔ کہ اس سال سو فیصدی اس پر عمل ہو چکا ہے۔ میں نے کہا جب اس پر سو فیصدی عمل ہو چکا ہے تو پھر کیا بات ہے۔ کہ پانی نہیں بچا اور کاشت میں بھی اضافہ نہیں ہوا۔ اور پیداوار پہلے کی نسبت کم ہے۔ پہلے تم اسی پانی سے ایک ہزار ایکڑ کاشت کرتے تھے۔ پھر تم نے کہا کہ اگر تھوڑا سا رقبہ کم کر دیا جائے تو پیداوار بڑھ جائیگی اور تم نے ہزار کی بجائے نو سو ایکڑ زمین کاشت کی۔ اور اب ہوتے ہوتے چھ سات سو ایکڑ رہ گئی ہے لیکن اس کے باوجود پیداوار نہیں بڑھی اس کا سبب کیا ہے یا تو محکمہ زراعت والے جھوٹ کہتے ہیں۔ یا پھر آپ لوگوں نے اس تجویز پر پورے طور پر عمل نہیں کیا۔ محکمہ زراعت والے جو دلیل دیتے ہیں۔ وہ معقول ہے اور ہر انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر ایک ایکڑ کو ایک ہی طرف سے پانی دیا جائے تو پانی زیادہ خرچ ہوگا۔ بہ نسبت اس کے کہ اس کے چار حصے کر کے انہیں علیحدہ علیحدہ رستوں سے پانی دیا جائے۔ میری اس بات کے جواب میں سب نے کہا کہ ہم نے تو ایکڑ کے چار ٹکڑے کر دیئے ہیں۔ لیکن پتہ نہیں۔ کہ پانی کیوں نہیں بچا۔ آخر میں نے عزیزم داؤد سے پوچھا کہ تم بتاؤ کیا وجہ ہے کیوں پانی نہیں بچتا۔ اور کاشت کیوں زیادہ نہیں ہو رہی تو وہ کہنے لگا۔ کہ یہ تو ٹھیک ہے۔ کہ

ایک ایکڑ کے چار ٹکڑے

کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن پانی ایک ہی منہ سے دیا جاتا ہے۔ میرا چاروں ٹکڑوں کے متعلق پوچھنے سے بھی مقصد یہی تھا کہ چاروں حصوں کو الگ الگ پانی دیا جاتا ہے یا ایک ہی طرف سے۔ لیکن وہ جواب میں یہ کہنے جاتے ہیں

کہ ہم نے چار ٹکڑے کر دیئے ہیں یہ بات تو ٹھیک تھی کہ انہوں نے واقعہ میں چار ٹکڑے کر دیئے تھے۔ لیکن پانی ان چاروں کو ایک ہی طرف سے ملتا تھا انکا یہ کہنا کہ ہم نے چار ٹکڑے کر دیئے ہیں مجھے

دھوکہ دینے کے لئے

تھا۔ کہ میں ان کے ان الفاظ سے دھوکہ کھا جاؤں۔ جب انکو علم تھا۔ کہ ہم چار ٹکڑے کرنے کی غرض کو پورا نہیں کر رہے تو ان کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ صاف کہدیتے کہ چار حصے تو کر دیئے ہیں۔ لیکن ابھی پانی ایک ہی طرف سے جاتا ہے۔ بس بات ختم ہو جاتی۔ خواہ مخواہ میرے دو گھنٹے ضائع کرا دیئے۔ اس بات کو دیکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ابھی احمدیوں میں بعض ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ اس قسم کا فقرہ بولیں۔ جس کے لفظ بظاہر کم ہوں۔ مگر مفہوم غلط ہو تو وہ اس میں حرج نہیں سمجھتے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہم سچائی کو دنیا میں قائم کرینگے مجھے ان کی اس حرکت سے

سخت تکلیف

ہوئی ہے۔ مومن کا کام ہے کہ جو بات اس سے پوچھی جائے۔ اسے صاف طور پر بیان کردے تاکہ پوچھنے والا کسی نتیجہ پر پہنچ سکے۔ لیکن آجکل حالت یہ ہے کہ عوام کے نزدیک اس قسم کا جھوٹ جھوٹ سمجھا ہی نہیں جاتا۔

اور سچ بولنے کی وجہ سے جو شرمندگی اور ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ اس کو برداشت کرنے کے لئے لوگ تیار ہی نہیں ہوتے

جھوٹ بول کر سرخرو ہونے کی کوشش

کرتے ہیں۔ مجھے اپنا ایک واقعہ یاد آگیا۔ گو ہے تو وہ شرم کا مگر شریعت میں ایسی باتوں کو بیان کرنا ہی پڑتا ہے۔ ایک دفعہ نماز میں میری ہوا خارج ہو گئی۔ اور میں نماز چھوڑ کر وضو کرنے کے لئے چلا گیا۔ جب میں وضو کر کے آیا۔ تو ایک شخص آگے بڑھ کر مجھے کہنے لگا۔ سبحان اللہ آپ نے کمال جرأت دکھائی۔ اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ میں بے وضو ہی نماز پڑھتا رہتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود وضو کے ٹوٹ جانے پر بے وضو ہی پڑھ لیتا ہو گا۔ تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے۔ پس آج لوگ ذرا سی شرمندگی برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ اور میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ جس وقت تک ہماری جماعت

ہر رنگ میں اچھا نمونہ

قائم نہیں کرتی۔ اس وقت تک کوئی بڑی تبدیلی پیدا کرنا ایک مشکل امر ہے۔ اگر ہمارے کارکن سچائی کے پابند ہو جائیں۔ تو ہمیں معاملات کی حقیقت سمجھنے میں وہ مشکلات پیش نہ آئیں۔ جو اب ہمیں پیش آتی ہیں۔ میں قریباً ڈیڑھ گھنٹہ ضائع کر کے اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ انہوں نے ایک ایکڑ کے چار حصے تو کر دیئے ہیں۔ مگر پانی ایک راستہ سے ہی دیتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے یہ میرا وقت ضائع کیا۔ اور

سچ نما جھوٹ

بولنے کی کوشش کی۔ وہ قریباً سارے واقف زندگی ہیں۔ جو اور بھی قابل افسوس امر ہے۔ جھوٹی عزت کی خاطر انہوں نے میرے سامنے جھوٹ بول دیا۔ چونکہ سچ کا قیام میرے نزدیک

نہائت ہی ضروری چیز

ہے۔ اس لئے جب تک میرے ساتھ معاملہ ہے چاہے میرا کوئی بڑے سے بڑا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ اگر اس کا بھی جھوٹ ثابت ہو جائے۔ تو میں اس کے جھوٹ کو بھی نہیں چھپاؤنگا بلکہ کھلے بندوں اس کی غلطی کیطرف متوجہ کرونگا۔ تا اسے اپنی اصلاح کی فکر ہو اگر میں ان کے جھوٹ کو ظاہر نہ کروں۔ تو آئندہ ایسے آدمیوں کو جھوٹ پر زیادہ جرأت ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے جھوٹ کا کسی کو پتہ نہیں لگ سکتا۔ اور اگر ان کا جھوٹ ظاہر کر دیا جائے۔ تو انہیں اپنی اصلاح کی فکر لاحق ہو جاتی ہے۔ سچائی تو انسانی اخلاق میں سے

ایک بنیادی چیز

ہے۔ اور جو شخص اپنے مکان کی بنیاد ہی ٹیڑھی رکھے۔ اس کی اوپر کی عمارت کیونکر سیدھی رہ سکتی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے۔ کہ ایک شخص کے والدین اسے بی۔ اے یا ایم۔ اے تک پڑھاتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا لڑکا پڑھنے کے بعد تحصیلدار یا ای۔ اے سی۔ یا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس یا آئی۔ سی۔ ایس بنے گا۔ لیکن وہ زندگی وقف کر کے ان کی تمام امیدوں کے گلے پر چھری پھیر دیتا ہے۔ اور

دین کے لئے ہر قسم کی قربانی

کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور اس بات کا اقرار کرتا ہے۔ کہ خواہ اسے افریقہ بھیجا جائے۔ یا امریکہ بھیجا جائے یا جاوا۔ سماٹرا بھیجا جائے۔ یا چین یا جاپان بھیجا جائے۔ غرض جہاں بھی اسے بھیجا جائے۔ وہ بغیر کسی عذر کے وہاں جائے گا۔ اسے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح اسے حکومتیں تکلیف دیں گی اور کس طرح اسے دوسرے لوگوں کے ہاتھوں تکلیف اٹھانی پڑیگی۔ لیکن وہ ان سب باتوں کے لئے تیار ہو جاتا ہے، ان سب باتوں کے باوجود اگر اس کا قدم سچ پر نہ پڑے۔ تو کتنی افسوس کی بات ہے۔ حالانکہ سچائی ایک ایسی چیز ہے جس کی امید ہم ایک عام آدمی سے بھی رکھتے ہیں۔ اور سچائی ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے ذریعہ تمام جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔ لمبے لمبے مقدمات جو مدعی اور مدعا علیہ دونوں کے مال کو گھن کی طرح کھاتے ہیں بہت جلد ختم ہو سکتے ہیں۔ لیکن حالت یہ ہے کہ مدعی بھی سچ میں جھوٹ ملانے کی کوشش کرتا ہے اور مدعا علیہ بھی سچائی کو ایک طرف رکھتے ہوئے اپنی جان بچانے کی کوشش کرتا ہے۔

سیالکوٹ کا ایک واقعہ

ہے کہ دو فریقوں میں ایک جھگڑا چلا آتا تھا۔ ایک فریق نے دوسرے کو صلح کی دعوت دی۔ اور ان کو اپنے ہاں بلا کر ان میں سے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ ان قتل کرنے والوں میں سے کچھ احمدی تھے اور کچھ غیر احمدی۔ ہماری ہمدردی لازماً مقتول کے وارثوں کے ساتھ تھی۔ اور ہم نے ان کی مدد کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ لیکن مقتول کے وارثوں نے چند ایسے آدمیوں کے نام قاتلوں میں لکھوائے۔ جو اس واقعہ کے دن گاؤں میں ہی نہ تھے۔ یا جائے وقوعہ پر نہ تھے۔

محض عداوت اور دشمنی کی بنا پر

ان کو اس قتل میں شریک بتایا گیا۔ جب ہم نے دیکھا کہ وہ عداوت کی وجہ سے کچھ ایسے آدمیوں کے نام قاتلوں کی فہرست میں شامل کر رہے ہیں جو بالکل بے گناہ ہیں۔ اور جو اس واقعہ کے دن یہاں موجود ہی نہ تھے۔ اور صریح غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ تو ہماری ہمدردی ان کے ساتھ بھی نہ رہی۔ کیونکہ اگر ایک انسان کو قتل کرنا ظلم ہے۔ تو اسی طرح ایک ایسے شخص کو جس کا اس قتل میں کوئی دخل نہیں۔ اس پر الزام لگانا بھی تو ویسا ہی ظلم ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ لوگوں کو کیا ہوتا جا رہا ہے جب کسی شخص سے اس کے

دوست کے متعلق کوئی شہادت

پوچھو تو وہ شروع کرتے ہی کہنا شروع کریگا۔ کہ اصل یوں ہے۔ اور پھر ادھر ادھر کی رطب و یابس باتیں جن کا اصل بات سے کوئی تعلق نہیں بیان کرتا چلا جائے گا۔ تاکہ قاضی کا دماغ پراگندہ ہو جائے۔ اور وہ اصل بات تک نہ پہنچ سکے۔ جب پوچھا جائے۔ کہ فلاں شخص فلاں جگہ گیا تھا۔ تو بجائے اسکے کہ جواب میں یہ کہا جائے۔ کہ ہاں گیا تھا یا نہیں گیا تھا۔ وہ اپنے دوست کو بچانے کے لئے لمبی کہانی شروع کر دیگا۔ کہ اصل بات یوں ہے۔ اور پانچ سات منٹ تک

ایک بے معنی کہانی

سناتا چلا جائے گا۔ تاکہ پانچ سات منٹ میں سننے والے کا دماغ پراگندہ ہو جائے اور اسے اصل بات بھول جائے۔ حالانکہ مومن کا یہ شیوہ ہوتا ہے۔ کہ جب اس سے کوئی بات پوچھی جائے۔ تو وہ سیدھا سادہ جواب دیتا ہے۔ اور حق پوشی اور دروغگوئی کے قریب بھی نہیں جاتا۔ میں ہر سال جب یہاں آتا ہوں۔ تو یہاں کے لوگوں کو اپنے

سوالات پیش کرنے کا موقع

دیتا ہوں۔ لیکن میں نے دیکھا ہے۔ کہ بعض لوگ محض جھوٹی باتیں پیش کرتے ہیں۔ اسی سال محمد آباد کے ایک شخص نے میرے سامنے یہ بات پیش کی کہ منیجر صاحب نے کپاس کے موقعہ پر سب فصل کپاس قرض میں لے لی اور پھر گندم کے موقعہ پر گندم بھی قرض میں وصول کر لی ایسا انتظام کیا جائے کہ گندم تو ہمارے کھانے کے لئے رہنے دی جائے۔ میں نے اسے کہا۔ یہ بات تو بالبداہت باطل ہے۔ اگر تمہارا قرضہ ختم ہو چکا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ منیجر صاحب تم سے قرضہ کا مطالبہ کریں۔ یہ بات پیش کرنے والا

ایک پنجابی احمدی مزارع

تھا۔ میں نے اسے کہا کہ آخر آپ اتنا قرض کیوں لیتے ہیں جو واپس نہ ہو سکے یہ سلسلہ کا مال ہے اور اس کے نمائندوں کا فرض ہے کہ قرض وصول کریں اگر آپ اپنی پیداوار سے زیادہ قرض لینگے تو لازماً پیداوار بھی جائیگی اور قرض بھی سر پر کھڑا رہیگا آپ یہ بتائیں کہ کیا جب کپاس منیجر نے وصول کی تو آپ کے ذمہ کوئی قرض نہ تھا۔ اگر تھا تو یہ لازمی بات ہے کہ اس قرض کو منیجر گندم کے موقعہ پر وصول کرنے کی کوشش کرے گا ہاں یہ ضرور ہے کہ آپ کے کھانے کے برابر گندم آپ کے پاس چھوڑ دینی چاہیئے تھی بتلایئے آپ کی گندم کتنی ہوئی تھی کتنے آپ کے افراد ہیں اور کتنی منیجر نے وصول کی انہوں نے بتایا کہ ۸۰ من گندم تھی تین افراد گھر کے ہیں ۳۳ من منیجر نے وصول کی اور ۴۷ من چھوڑ دی۔ میں نے کہا آپ کے گھر کا خرچ زیادہ سے زیادہ تیس من ہوگا اور چھوڑی ۴۷ من ہے۔ پھر آپ کو کیا گلہ ہے اس پر وہ خاموش ہو گئے اور افسر نے رجسٹر پیش کر کے کہا کہ ہماری بات بھی سن لی جائے انہوں نے کہا ہے کہ کپاس پر ہم نے ان کی سب کپاس قرض میں وصول کر لی۔ ان کے پاس کچھ نہ رہا یہ رجسٹر ہے اس میں دیکھ لیں کہ ان کی کپاس کی قیمت ۲۸۰ روپیہ ہوتی ہے یہ رقم سابق قرض میں ہم نے ان سے وصول کر لی لیکن وصولی کے تیسرے چوتھے دن یہ آکر پھر تین سو روپیہ قرض لے گئے گویا عملاً انہوں نے کپاس پر قرض واپس نہیں کیا بلکہ بیس روپے اور قرض لے گئے میں نے شکایت کنندہ سے پوچھا یہ ٹھیک ہے؟ انہوں نے کہا ہاں یہ ٹھیک ہے اس کے بعد افسر نے کہا باقی رہی گندم سو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ۳۲ من گندم ان سے لے لی گو جیسا کہ آپ نے خود کہا ہے کہ پھر بھی ان کے پاس کافی گندم موجود تھی مگر اس کے علاوہ یہ حقیقت ہے۔ کہ چند دن بعد ہی یہ ۲۰ من گندم پھر قرض لے گئے کہ میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں اور چھ سات سو روپیہ جو انہوں نے قرض لیا تھا اس کے مقابل پر ان کی دونوں فصلوں میں سے صرف ۱۲ من گندم وصول ہوئی یعنی کوئی سو روپیہ۔ اس کی بھی شکایت کنندہ نے کھسیانے ہو کر تصدیق کی۔ اس پر میں نے ان سے کہا کہ آپ کا مطلب یہ ہوا کہ آپ سلسلہ سے قرض لیتے جائیں اور وصولی آپ سے بالکل نہ کی جائے مگر باوجود اس کے شکایت آپ کو یہ ہے کہ کپاس بھی لے لی اور گندم بھی لے لی۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ کپاس کے موقعہ پر آپ نے کپاس کی قیمت سے زیادہ روپیہ لیا اور گندم کے موقعہ پر صرف ساتواں حصہ گندم کا قرض میں دیا۔

اب دیکھو یہ احمدی میرے پاس منیجر صاحب کے ظلم و تعدی کی ایک کہانی بنا کر لایا۔ لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس نکلی۔ کسی انسان کے ساتھ ہمدردی تو اسی وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب سننے والے کو یقین ہو۔ کہ وہ شخص سچ بولنے والا ہے اور واقعہ میں اس وقت کسی مصیبت میں مبتلا ہے لیکن جب ایک آدمی کی

ہر بات میں جھوٹ

پایا جائے۔ تو کسی کے دل میں اس کے لئے ہمدردی پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب بھی وہ کوئی بات بیان کرے گا سننے والا کہیگا لگا ہے مجھے دھوکا دینے۔ ایسے حالات پیدا کر کے وہ شخص خود اپنے آپ کو اس قابل بنا لیتا ہے کہ اس سے ہمدردی نہ کی جائے؟ ہمارے ملک میں

ایک قصہ

مشہور ہے کہ ایک لڑکا جنگل میں جانور چرانے جایا کرتا تھا ایک دن اسے یہ شرارت سوجھی کہ گاؤں کے لوگوں سے مذاق کرنا چاہیئے ایک ٹیلے پر چڑھ کر اس نے شور مچانا شروع کیا شیر آیا شیر آیا دوڑیو گاؤں کے لوگ اپنے کام کاج چھوڑ کر اور لٹھ لے کر دوڑے دوڑے وہاں پہنچے مگر وہاں جا کر دیکھا کہ لڑکا کھڑا ہنس رہا ہے اور شیر وغیرہ کا نام و نشان نہیں جب انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے تو وہ کہنے لگا میں تو تمہارے ساتھ مذاق کر رہا تھا لوگ غصے اور ناراضگی کا اظہار کر کے واپس آ گئے لیکن چند دنوں کے بعد سچ مچ وہاں شیر آنکلا۔ لڑکے نے شور مچانا شروع کیا شیر آیا شیر آیا دوڑیو لیکن اب گاؤں کے لوگوں کی حالت بالکل اور تھی اب کوئیں پہ بیٹھا ہوا شخص حقہ پیتا جا رہا تھا اور کہہ رہا تھا ایک دفعہ تو تم نے ہم کو بیوقوف بنا لیا کیا اب بھی ہم بیوقوف بن سکتے ہیں۔ ایک دانے پیسنے والا شخص دانے پیستا جا رہا تھا اور ساتھ ساتھ کہتا جا رہا تھا کہ ایک دفعہ تو تم نے ہمیں دھوکا دے لیا کیا اب بھی ہم تمہارے دھوکے میں آسکتے ہیں جب رات ہوئی تو وہ لڑکا گھر نہ پہنچا گھر والوں نے تلاش شروع کی۔ آخر ایک جگہ سے اس کی ہڈیاں پڑی ہوئی ملیں۔ معلوم ہوا کہ اس دفعہ واقعہ میں شیر آیا تھا اور بوجہ امداد نہ پہنچنے کے لڑکا اس کے حملہ سے بچ نہیں سکا تھا۔ پس جب

جھوٹ کا ماحول

پیدا ہو جائے تو انسان دھوکا کھا جاتا ہے۔ کہ کہیں یہ شخص مجھے فریب نہ دے رہا ہو۔ انسان کی عادت ہے کہ جب اُس کے سامنے ایک کثیر تعداد جھوٹ بولنے والوں کی آئے تو باقی جو سچ بولنے والے ہوں اُن کے متعلق بھی اسے شبہ پیدا ہو جاتا ہے کہ کہیں یہ بھی جھوٹ نہ بول رہے ہوں فرض کرو میرے پاس دس آدمی آتے ہیں اُن میں سے پہلے نو آدمی جھوٹ بولتے ہیں۔ اور دسواں آدمی سچ بولتا ہے لیکن ان پہلے نو آدمیوں کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے میری طبیعت پر یہ اثر ہوگا کہ یہ دسواں بھی جھوٹ بول رہا ہے اور اگر اس دسویں آدمی کو واقعہ میں کوئی تکلیف ہے بھی تو بھی میں اس کی امداد کرنے کو تیار نہیں ہوں گا کیونکہ میں یہ سمجھوں گا کہ جہاں پہلے نو آدمی مجھے بیوقوف بنانے آئے تھے یہ دسواں بھی مجھے بیوقوف بنانے آیا ہے پس یاد رکھو

جھوٹ قوموں کے لئے

ایک کیڑا ہے جو ان کے برگ و بار کو کھا جاتا ہے اور انہیں بڑھنے نہیں دیتا یہاں سب آدمیوں کے سامنے میں نے ان باتوں کا ذکر اس لئے کیا ہے تا تمہیں اپنی اصلاح کی فکر ہو۔ کیونکہ میرے ذکر کرنے کی وجہ سے تم شرمندگی محسوس کروگے اور آئندہ کوشش کروگے کہ تمہیں دوبارہ شرمندگی نہ اٹھانی پڑے اور اگر اس دفعہ میں تمہاری چالاکی کو نظر انداز کر دیتا تو آئندہ تمہیں جرأت پیدا ہوتی اور تم اپنی اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوتے یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان کو کسی معاملہ میں شرمندہ ہونا پڑے تو

نفس میں مقابلہ کی قوت

پیدا ہو جاتی ہے اور وہ آئندہ کے لئے اس فعل سے اجتناب کرتا ہے پس میں افسروں کو اور ماتحتوں کو اور مزارعین کو سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ

سچائی کو اپنا شیوہ بنائیں

اور لوگوں کے سامنے اپنا اچھا نمونہ پیش کریں جو احمدیت کی تبلیغ میں ممد ہو اور ایسا نمونہ نہ پیش کریں جو احمدیت کی تبلیغ میں روک بنے۔ سچائی سے اگر شکست بھی ہو تو وہ ہزار فتح سے بہتر ہے اور وہ فتح جو جھوٹ سے حاصل ہو وہ ہزار شکست کے برابر ہے۔ آج کل یہ بات لوگوں کے منہ پر عام ہے کہ اس زمانہ میں جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں۔ یہ بات ان کی

بالکل غلط اور بے بنیاد

ہے حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے سچائی کے رستہ کو تلاش کرنے کی کوشش ہی نہیں کی اور جھوٹ کا رستہ چونکہ آسان ہے اس لئے اس کی طرف مائل ہو گئے اگر ہر ایک شخص عہد کرے کہ میں جھوٹ نہیں بولونگا اور جھوٹ سے حرام کمائی نہیں کرونگا اور جھوٹ کے

تمام رستے اپنے اوپر بند رکھوں گا۔ تو وہ ضرور سچائی کے رستہ کی طرف قدم اٹھائیگا اور

سچائی کے رستہ کی تلاش

کرے گا اور یہ قدرتی بات ہے کہ جب انسان کسی چیز کی جستجو کرتا ہے تو وہ چیز اُسے مل جاتی ہے یہ کہنا کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں اس کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالےٰ نے انسان کو جھوٹ بولنے پر مجبور کیا ہے اور سچ کا رستہ انسان کے لئے بند کر دیا ہے۔ یہ خیال ان کا کم فہمی کی وجہ سے ہے ورنہ اللہ تعالےٰ تو رب العالمین اور ارحم الراحمین ہے اس نے انسانوں کے لئے سچ کا رستہ کھلا رکھا ہے لیکن جو شخص جھوٹ کے رستے کو پسند کرتا ہے اس پر سچ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے پس یہ بات بالکل غلط ہے کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں جو شخص سچائی سے اپنی روزی کمانے کا اللہ تعالےٰ سے عہد کرے یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالےٰ اُسے بھوکا رکھے کیونکہ وہ

اللہ تعالےٰ کے منشا کے مطابق

قدم اٹھاتا ہے مشکلات تو ہر رستہ میں انسان کو پیش آتی رہتی ہیں ہمارے سامنے اس کی مثال موجود ہے کہ انسان سچائی سے ہی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ پہلے مسلمان سچائی کا پابند ہونے کی وجہ سے۔ دنیا بھر میں غالب آئے تھے اور ہر حکومت ان کی ناراضگی سے ڈرتی تھی لیکن

آج مسلمان دنیا بھر میں غلام

ہیں ہندو سکھ عیسائی پارسی سب کے بوٹ ان کے سر پر ہیں یہاں سندھ میں اکثریت مسلمانوں کی ہے لیکن حکومت ہندوؤں کی ہے صوبہ سرحد میں اکثریت مسلمانوں کی ہے لیکن غلبہ ہندوؤں کا ہے پنجاب میں اکثریت مسلمانوں کی ہے مگر حکومت ہندوؤں کی ہے۔ آج مسلمان جھوٹے اور ڈرپوک ہیں۔ پہلے مسلمانوں میں بہادری تھی وہ سچ اور راستبازی اور دیانتداری کے لئے اپنی جان دے دیتے تھے لیکن ان چیزوں کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے جب کوئی مسلمان کہتا تھا کہ میں مر جاؤنگا تو لوگوں کو یقین ہو جاتا تھا۔ کہ یہ واقعہ میں مر جائے گا۔ اس لئے لوگ اس کے رستہ سے ہٹ جاتے تھے اور اس کا رستہ چھوڑ دیتے تھے۔ آج ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمان کہتے ہیں۔ کہ ہم مر جائیں گے۔ لیکن ان کی یہ آواز کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ جانتے ہیں۔ کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ پس

سچ سے ہی کامیابی ہے

اور سچ سے ہی انسان کا رعب قائم رہتا ہے۔ اگر ہمارے افسروں اور ماتحتوں میں ہمارے مزارعوں اور کاشتکاروں میں سچائی کی وہ روح نہیں۔ جو ہم قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو میں انہیں بتا دیتا ہوں کہ ان کو ابھی

حقیقی ایمان

نصیب نہیں۔ انسان دنیا کو دھوکا دے سکتا ہے۔ مگر خدا کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ پس میں آج کے خطبہ میں تمام کارکنوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان میں اس قسم کی کمزوریاں نہیں ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ لوگوں کو ان سے بچنے کی توفیق دے۔ آمین۔

اس کے بعد میں

بچوں کی تعلیم کے متعلق

کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ہمارے یہاں تعلیمی حالت اچھی نہیں ہے۔ اس سے پہلے بعض اسٹیٹوں کے لئے استاد ہی نہیں ملتے تھے۔ اس لئے بچوں کی تعلیم کا وہاں انتظام نہیں ہو سکا۔ لیکن اب ہم انتظام کر رہے ہیں۔ اور جس جگہ استاد موجود ہیں وہاں دوستوں کو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے بچے پڑھنے کے لئے جاتے ہیں یا نہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ زمیندار لوگ بچوں کی پڑھائی کا پورے طور پر خیال نہیں رکھتے۔ بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر بہت بڑا ظلم ہے۔ بلکہ اپنے ہاتھ سے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ ہر ایک لڑکا بی۔ اے یا ایم۔ اے تک ہی تعلیم حاصل کرے بلکہ اپنی مادری زبان پڑھ لکھ لینا بھی بعض حالات میں بہت مفید ہوتا ہے۔ جو بچہ اپنی مادری زبان اچھی طرح پڑھ لکھ سکتا ہے۔ وہ اپنی زندگی اچھے رنگ میں گزار سکتا ہے۔ انگریزوں میں ایم۔ اے بی۔ اے کے لئے لوگ اس کثرت سے کوشش نہیں کرتے۔ ایم۔ اے اور بی۔ اے کی ڈگری کی اہمیت تو ہمارے لئے ہے جو غیر ممالک والے ہیں۔ انگلستان والوں کی تو انگریزی مادری زبان ہے۔ اس لئے ان کے ہاں بی۔ اے ایم۔ اے وغیرہ کو یہ اہمیت حاصل نہیں۔ ان میں سے بہت ابتدائی پڑھنا لکھنا سیکھتے ہیں۔ اور پھر خود بخود ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔

پس

سب سے ضروری بات

یہ ہے کہ انسان اپنی مادری زبان پڑھ لکھ سکے۔ اس سے آگے ترقی کرنا اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے اب ہم انشاءاللہ جلدی ہی مدرسین کا انتظام کر دینگے۔ اور جس جگہ مدرسین نہیں ہیں۔ وہاں کے لئے قادیان جا کر مدرسین بھجوا دینگے۔ میرا ارادہ تو یہ تھا کہ یہاں

ایک ہائی سکول

قائم کیا جائے۔ تاکہ ہمارے بچوں کی پڑھائیاں خراب نہ ہوں۔ اور وہ لوگ جو اپنے بچوں کو میٹرک تک پڑھانا چاہتے ہوں ان کے لئے آسانی پیدا ہو جائے۔ لیکن افسوس کہ ابھی تک پرائمری تعلیم کا بھی احساس نہیں۔ زمینداروں سے جب بچوں کے پڑھانے کے لئے کہا جائے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ اگر ہمارے بچے پڑھنے بیٹھ جائیں۔ تو ہمارے جانور کون چرائے۔ اور ہمارا ہل کون چلائے۔ ایسے لوگوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ ایک ادنیٰ چیز کی خاطر اپنے بچوں کو اعلےٰ چیز سے محروم کر رہے ہیں۔ ان کے بچوں کی پیدائش سے پہلے بھی تو ان کے جانور چرنے کے لئے باہر جاتے تھے۔ اور ان کے بچوں کے ہل چلانے سے پہلے بھی تو وہ ہل چلاتے تھے۔ اگر خدا تعالےٰ انہیں یہ بچے نہ دیتا۔ تو پھر بھی وہ خود اپنے کام کرتے۔ اب اگر خدا نے انہیں بچے دیئے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ چند سال قربانی کریں اور انہیں تعلیم کے لئے فارغ کر دیں میں نے بار بار تعلیم کی طرف توجہ دلائی ہے لیکن پھر بھی لوگ اس میں سستی سے کام لیتے ہیں۔ میں تم سے یہ تو نہیں کہتا کہ تم دوسرے کے بچے پر رحم کرو میں تم سے یہ بھی نہیں کہتا کہ تم ہمسائے کے بچے کو نہ مارو بلکہ میں تو تمہیں یہ کہتا ہوں کہ تم

اپنے بچے کی جان پر ظلم نہ کرو

اور اس کی تعلیم کی فکر کرو۔ کیا اس میں بھی کسی عقلمند کو کوئی کلام ہو سکتا ہے پس میں زمینداروں سے کہتا ہوں کہ جہاں تم نے اتنے سال یہ محنت و مشقت برداشت کی ہے وہاں دو چار سال اور برداشت کر لو خود ہل چلاؤ اور خود جانوروں کے چارے کا انتظام کرو اور بچوں کو تعلیم کے لئے فارغ رہنے دو۔ دو چار سال کے بعد چاہو تو انہیں اپنے کام میں ہی اپنے ساتھ لگا لینا اور چاہے انہیں کسی جگہ ملازم کرا دینا یہ دو چار سال کی تکلیف ہے اسے برداشت کرو اور بچوں کے مستقبل کو اپنے ادنیٰ کاموں کی خاطر تاریک نہ کرو۔

سیکرٹریصاحبان تبلیغ

جماعت ہائے سندھ

براہِ کرم مطلع فرمائیں کہ ان کے حلقہ ہائے تبلیغ میں مذہب وار کون کونسی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اور ان کا رسم الخط کیا ہے۔ تاکہ تبلیغی لٹریچر ہر علاقہ کی زبان اور رسم الخط میں تیار کرایا جا سکے۔ امید ہے احباب اس میں دیر نہیں کرینگے۔ یہ معین طور پر لکھا جائے کہ فلاں زبان فلاں رسم الخط کے ساتھ فلاں مذہب کے لوگوں میں رائج ہے۔

خاکسار احمد دین پراونشل سکرٹری تبلیغ صوبہ سندھ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے — (ایڈیٹر)

انصار اللہ کا مقام ذمہ واری

(از قلم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ)

انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۵ر دسمبر ۴۵ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کا ارقام فرمودہ مندرجہ بالا مضمون ان کی علالت طبع کے باعث اخویم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر مجاہد امریکہ نے پڑھ کر سنایا تھا۔ اب انصار اللہ کے جملہ ممبران تک بذریعہ اخبار بھی پہنچایا جاتا ہے۔ تا وہ اپنی تمام مساعی میں ان ہدایات کو ملحوظ رکھیں۔ (خاکسار ابوالعطاء جالندھری قائد تبلیغ انصار اللہ مرکزیہ)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تنظیم کی غرض سے جماعت احمدیہ کو تین قسم کے نظاموں میں منقسم فرمایا ہے۔ یعنی اول اطفال الاحمدیت کا نظام جو پندرہ سال سے کم عمر کے بچوں پر مشتمل ہے۔ دوسرے خدام الاحمدیہ کا نظام جو پندرہ سال سے لے کر چالیس سال تک کے نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ اور تیسرے انصار اللہ کا نظام جو چالیس سال اور اس سے اوپر کے اصحاب پر مشتمل ہے۔ یہ تقسیم نہایت حکیمانہ اور فطری اصولوں کے مطابق کی گئی ہے۔ کیونکہ اگر ایک طرف ہمیں حدیث سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عموماً پندرہ سال سے کم عمر کے بچوں پر قومی جہاد کی شرکت کی ذمہ واری نہیں ڈالتے تھے۔ تو دوسری طرف قرآن شریف ہمیں یہ بتاتا ہے۔ کہ چالیس سال کی عمر انسانی قویٰ کے کامل نشوونما کی عمر ہے۔ جبکہ انسان اپنی بعض مخصوص ذمہ واریوں کے ادا کرنے کی بہترین قابلیت پیدا کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

حتیٰ اذا بلغ اشدہٗ و بلغ اربعین سنۃ قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علیّ و علیٰ والدیّ وان اعمل صالحًا ترضاہ (سورہ احقاف)

یعنی "جب ایک نیک انسان اپنے نشوونما کی کامل پختگی کو پہنچ جاتا ہے۔ اور چالیس سال کا ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس کے اندر سے ایک فطری آواز بلند ہوتی ہے۔ کہ خدایا تو نے مجھ پر کتنی نعمتیں فرمائی ہیں۔ کہ پہلے مجھے بہترین طاقتوں کے ساتھ پیدا کیا۔ اور پھر ابتدائی عمر کے خطرات سے گذار کر پختگی کی عمر تک پہنچایا۔ سو اب مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری ان نعمتوں کا بہترین حق ادا کر سکوں۔ جو تو نے مجھ پر یا میرے والدین پر کی ہیں۔ اور مجھے توفیق عطا کر کہ میں ایسے اعمال بجا لاؤں جو تیری رضا کا موجب ہوں۔"

گویا چالیس سال کی عمر انسانی قویٰ کے کامل نشوونما کی عمر قرار دی گئی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء جن کے سپرد لوگوں کی اصلاح کا کام ہوتا ہے۔ عموماً اسی عمر میں مبعوث کئے جاتے ہیں۔ پس جماعت کی یہ تین حصوں والی تقسیم عین فطری اصولوں کے مطابق ہے۔ کیونکہ اطفال کی عمر تو وہ ہے۔ کہ جب ان کی ذمہ واریوں کا بیشتر حصہ خود ان کی اپنی تربیت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور باقی چیزیں صرف زائد اور ضمنی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور انصار کی عمر وہ ہے۔ کہ جب انسان کی ذمہ واریوں کا غالب حصہ دوسروں کی اصلاح اور تربیت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور خدام کی عمر وہ ہے۔ جو ان دو حصوں کے درمیان وسطی حصہ ہے۔ جہاں دونوں قسم کی ذمہ واریاں گویا ہموزن طور پر ملی جلی رہتی ہیں یعنی ایک طرف تو اپنی تربیت کا پروگرام ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف دوسروں کی اصلاح کا۔ اور یہ دونوں پروگرام قریباً ایک جیسے ہی ضروری اور اہم ہوتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ انصار اور خدام کا لائحہ عمل ایک دوسرے سے جدا ہے۔ اور گو کئی باتوں میں اشتراک بھی ہے۔ مگر دونوں کے کام کو ایک دوسرے پر کلی صورت میں قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم انصار اللہ کا پروگرام اس داغ بیل پر قائم کریں۔ جو ان کے دائرہ عمل کے مطابق ہو۔

دوسری بات جو انصار اللہ کے مقام ذمہ واری کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ قرآن شریف کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے جہاں کہیں بھی "انصار اللہ" کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ وہاں اسے صرف جمالی نبیوں کے اصحاب کے تعلق میں استعمال کیا ہے۔ بلکہ حق یہ ہے۔ کہ قرآن شریف نے اس اصطلاح کو یا تو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صحابہ کے متعلق استعمال کیا ہے۔ اور یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے متعلق۔ اور ان دو نبیوں کے سوا کسی اور نبی کے صحابہ کے لئے یہ اصطلاح استعمال نہیں کی گئی۔ چنانچہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے:۔ فلما احسّ عیسیٰ منھم الکفر قال من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ اٰمنا باللہ واشھد بانا مسلمون (سورہ آل عمران)

یعنی "جب حضرت عیسیٰ ؑ نے اپنی مخاطب قوم بنی اسرائیل کی طرف سے کفر پر اصرار دیکھا۔ تو ایک علیحدہ تنظیم کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے یہ اعلان فرمایا۔ کہ اب میرے خدائی مشن میں کون میرا انصار بنتا ہے۔ جس پر حواریوں نے لبیک کہتے ہوئے کہا۔ کہ ہم انصار اللہ بنتے ہیں۔ اور خدا کی آواز پر ایمان لاتے ہوئے آگے آتے ہیں۔ اور آپ گواہ رہیں کہ ہم آپ کے ہاتھ پر فرمانبرداری کا عہد باندھتے ہیں۔"

دوسری جگہ قرآن شریف میں انصار اللہ کے الفاظ سورہ صف میں آتے ہیں۔ جہاں حضرت عیسیٰ کی زبان سے ان کے مثیل احمدؐ نامی رسول کی پیشگوئی کروائی گئی ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اس مثیل مسیح کے ذریعہ اللہ تعالیٰ آخری زمانہ میں اسلام کو تمام ادیانِ عالم پر غالب کر کے دکھائیگا۔ اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ یاایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسی ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ فاٰمنت طائفۃ من بنی اسراءیل وکفرت طائفۃ فایدنا الذین اٰمنوا علیٰ عدوھم فاصبحوا ظاھرین (سورہ صف)

یعنی "اے وہ مسلمانو جو محمدی مسیح کا زمانہ پانے والے ہو۔ تم دین حق کی خدمت میں انصار اللہ بن جاؤ۔ جس طرح کہ موسوی مسیح نے اپنے حواریوں سے کہا تھا۔ کہ میرے خدائی مشن میں کون میرا انصار بنتا ہے۔ اور اس پر حواریوں نے جواب دیا تھا۔ کہ ہم انصار اللہ بنتے ہیں۔ اور مسیح ناصری کی اس ندا کے نتیجہ میں بنی اسرائیل کا ایک فرقہ ایمان لے آیا۔ اور ایک فرقہ کافر ہو گیا۔ جس پر ہم نے کافروں کے خلاف مومنوں کی مدد فرمائی۔ اور وہ اس مقابلہ میں کھلے طور پر غالب آگئے۔"

ان دو حوالوں میں دونوں مسیحوں کے حواریوں کو انصار اللہ کہا گیا ہے۔ اور ان دو موقعوں کے سوا قرآن شریف نے "انصار اللہ" کی اصطلاح اس مرکب صورت میں کسی اور جگہ استعمال نہیں کی جس سے ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس اصطلاح کو اپنے دو عظیم الشان جمالی نبیوں یعنی مسیح موسوی اور مسیح محمدیؐ کے صحابہ کے لئے مخصوص فرما دیا ہے۔ مگر جیسا کہ آیات کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسیح محمدی کے لئے یہ امتیاز مقرر کیا ہے۔ کہ جہاں مسیح ناصری کے معاملہ میں انصار اللہ بننے کی تحریک مسیح کی زبان سے پیش کی گئی ہے۔ وہاں مسیح محمدیؐ کے معاملہ میں یہ تحریک خود ذات باری تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ جس میں یہ اشارہ مقصود ہے۔ کہ یہ تحریک خدا کی خاص نصرت اور برکت سے حصہ پائیگی۔ بہرحال قرآن شریف سے پتہ لگتا ہے۔ کہ انصار اللہ کی اصطلاح خدا تعالیٰ کی نظر میں انبیاء کے جمالی ظہور کے ساتھ مخصوص تعلق رکھتی ہے۔ اور چونکہ جمال کے ساتھ دین حق کی ایسی تشریح و تبلیغ وابستہ ہے۔ جو ایک پیہم اور مسلسل کوشش کی صورت میں دلائل و براہین کے ذریعہ کی جائے۔ اس لئے انصار اللہ کا اصل کام جمالی رنگ میں "تبلیغ" اور "تربیت" کے دو لفظوں میں محصور ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ تبلیغ و تربیت کا کام ایک طرف تنظیم کو چاہتا ہے۔ اور دوسری طرف مالی قربانی کو۔ اس لئے ہمارے کام کے یہ چار ستون قرار پاتے ہیں:۔

اوّل تبلیغ۔ دوم تعلیم و تربیت۔ سوم تنظیم اور چہارم کام کے واسطے روپے کی فراہمی اور ظاہر ہے کہ جہاں چار چیزیں بصورت احسن میسر آ جائیں۔ وہاں کوئی دنیوی طاقت کسی جماعت کی ترقی کے رستہ میں روک نہیں بن سکتی۔ اور فاصبحوا ظاھرین کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔

مسیح محمدی کے کام کی یہی صورت اللہ تعالیٰ نے ایک خوبصورت تمثیل کے ذریعہ سورہ کہف میں بھی بیان فرمائی ہے۔ جہاں ذوالقرنین کا ذکر کرکے اور اس کے حالات کو روحانی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چسپاں کرکے فرماتا ہے:۔

اٰتونی زبر الحدید حتّٰی اذا ساوٰی بین الصّدفین قال انفخوا حتّٰی اذا جعلہ نارًا قال اٰتونی اُفرغ علیہ قطرًا (سورہ کہف)

"یعنی مسیح موعود اپنے صحابہ سے کہے گا۔ کہ میرے پاس تبلیغ کے ذریعہ لوگوں کو کھینچ کھینچ کر لاؤ۔ کیونکہ میری طرف آنے سے وہ گویا آہنی اینٹیں بن جائیں گے۔ جن کے ذریعہ میں کفر و ایمان کے درمیان ایک بلند دیوار چن دوں گا۔ اور پھر جب وہ مسیح محمدی کے انفاس قدسیہ کی گرمی سے مناسب درجۂ حرارت کو پہونچ جائیں گے تو مسیح ان سے فرمائے گا۔ کہ اب اس آہنی دیوار کو مضبوط کرنے کے لئے پگھلے ہوئے تانبے (یعنی روپے پیسے) کی بھی ضرورت ہے، وہ لاؤ تا میں اس کے ذریعہ اس دیوار کے رخنوں کو بند کرکے اسے ایک غالب رہنے والی چیز بنا دوں"

اس لطیف تمثیل میں اللہ تعالیٰ نے وہ تمام چیزیں یکجا بیان فرما دی ہیں۔ جو دوسری آیات سے استدلال کرکے اوپر درج کی گئی ہیں۔ یعنی اٰتونی زبر الحدید میں تبلیغ کی طرف اشارہ ہے اور ساوٰی بین الصّدفین اور جعلہ نارًا میں تنظیم و تربیت کی طرف اشارہ ہے۔ اور اُفرغ علیہ قطرًا میں مالی قربانیوں کی طرف اشارہ ہے۔ اور یہ سارے کام مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت کے ذریعہ انجام پانے مقدر ہیں۔

اب دوست خود غور فرمائیں۔ کہ انصار اللہ کے سر پر کتنی بھاری ذمہ واری کا بوجھ ہے۔ اور جب تک وہ اس ذمہ واری کو ادا کرنے میں دن رات مستغرق نہ رہیں۔ اور اسے اپنی زندگیوں کا مقصد قرار دے لیں۔ اس وقت تک وہ اس خدائی وعدہ کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ جو لیظھرہ علی الدّین کلّہ کے شاندار الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ اور جو بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ پورا ہو کر رہے گا۔ گو یہ علم صرف خدا کو حاصل ہے۔ کہ ہم میں سے کون زبر الحدید کا رنگ اختیار کر چکا ہے۔ اور کون نہیں اور کس پر خدائی دیوار میں چنے جانے کے لئے فرشتوں کا ہاتھ پڑ چکا ہے۔ اور کس پر نہیں۔ اور کس کے رخنے پگھلے ہوئے تانبے کے ذریعہ بھرے جا چکے ہیں اور کس کے نہیں۔ کام خدا کا ہے۔ اور ہم نے صرف اپنے آپ کو خدا کے سانچے میں ڈھال کر اس کے سپرد کر دینا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا

پس میں دوستوں سے اپیل کرونگا کہ انصار اللہ کے مقدس کام کو ان چار ستونوں پر کھڑا کرنے کی کوشش کریں۔ جو میں نے قرآن شریف سے استدلال کرکے اوپر بیان کئے ہیں یعنی (۱) تبلیغ (۲) تعلیم و تربیت (۳) تنظیم اور (۴) مالی قربانی۔ اگر وہ ان چار پہلوؤں سے اپنے نظام کو پختہ کر لیں۔ تو ان کے قلعہ کی چار دیواری مکمل ہو جائے گی۔ اور پھر انہیں خدا کے فضل سے کسی مخالف طاقت کا خطرہ نہیں رہے گا۔ بلکہ ہر مخالف طاقت ان کے سامنے مغلوب ہو کر ان کی غلامی کو اپنے لئے باعث فخر خیال کرے گی۔ اے خدا تو اپنی ذرہ نوازی سے ایسا فضل فرما۔ کہ قبل اس کے کہ ہم اس دنیا کی زندگی کو پورا کرکے تیرے دربار میں حاضر ہوں۔ ہمیں تیرے حضور میں وہ مقام حاصل ہو چکا ہو جو تو نے صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت کے متعلق ان پیارے الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ رضی اللّٰہ عنھم و رضوا عنہ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین

خاکسار مرزا بشیر احمد
قادیان۔ ۲۵ فتح ۱۳۲۴ ہش مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۴۵ء

پاکیزہ انتہائی قربانی!

بہترین قربانی وہ ہے۔ جو عزیز ترین ہو۔ پورے اخلاص سے ہو۔ اور بلند روحانی مقصد کے لئے ہو۔ اشاعت دین سے بلند تر کوئی مقصد نہیں۔ اور انسان کو اپنی اولاد سے عزیز کوئی اور چیز نہیں۔ انسان خود بھوکا پیاسا رہنا منظور کر لیتا ہے مگر اپنے بچوں کی بھوک پیاس اس کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتی ہے۔ پس بہترین پاکیزہ قربانی یہی ہے۔ کہ انسان اپنے بچوں کو دین کی خاطر قربان کر دے۔ تا وہ دین سیکھیں۔ اور گم گشتہ روحوں کو اسلام کے آب حیات سے زندہ کریں۔ آؤ اگر ہم سارے بیٹوں کو اس راہ میں ابھی قربان نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم ہر احمدی ایک ایک بیٹا تو دین کی خاطر وقف کرے۔ اور اسے مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلا کر اسلام کے نام کا بلند کرنے والا بنائے۔ یہ ایسی مقبول قربانی ہے۔ کہ اگر اخلاص سے کی جائے۔ تو نسلوں کے سدھارنے کا موجب بن جاتی ہے۔ آج ہمارے محبوب آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مطالبہ فرما رہے ہیں۔ کہ ہر احمدی کم از کم ایک بیٹا اس خدمت کے لئے پیش کرے۔ کیا دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے اس مطالبہ کا عملی جواب نہ دیں گے؟

خاکسار پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

مضمون نگار اصحاب کی خدمت میں ضروری گذارش

اخبار "الفضل" کے مضمون نگار اصحاب کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ وہ قرآن کریم اور احادیث شریف و دیگر کتب کے حوالے مکمل طور سے تحریر فرمایا کریں۔ اور نہایت احتیاط سے عربی عبارت پر اعراب ڈالا کریں تاکہ پڑھنے پڑھانے میں آسانی پیدا ہو سکے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ احباب یہ فرض کر لیتے ہیں۔ کہ جیسے وہ خود عربی دان اور عالم ہیں ویسے ہی تمام اخباربین طبقہ ہے۔ حالانکہ ایسا بالکل نہیں۔ اخبار "الفضل" کے پڑھنے والے یوں تو کئی قسم کے لوگ ہیں۔ لیکن ان میں سے انگریزی دان اور زمیندار طبقہ کے لوگ خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ جو عربی عبارت پر اعراب نہ ہونے کی وجہ سے اس کو صحیح نہیں پڑھ سکتے۔ کیونکہ وہ بغیر اعراب عربی کی عبارت پڑھ نہیں سکتے۔ اس وجہ سے وہ حوالہ سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور کسی مخالف کے سامنے اس کو پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ اسی طرح حوالہ جات بھی مکمل طور سے درج ہونے ضروری ہیں۔ محض بخاری، مسلم، مشکوٰۃ وغیرہ پر اکتفا نہیں کرنا چاہئے۔ پس میں امید رکھتا ہوں۔ کہ احباب آئندہ اس بارے میں احتیاط سے کام لے کر اپنے مضامین کے حلقہ اثر کو وسیع۔ اور ان کے فوائد میں اضافہ کرکے مزید ثواب حاصل کرنے کی کوشش کریں گے

خاکسار حافظ مبین الحق شمس
ڈرافٹسمین نئی دہلی

تعلیم القرآن کلاس ۱۹۴۶ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے

یکم اگست ۱۹۴۶ء تا تیس ۳۰ اگست ۱۹۴۶ء منعقد ہوگی

۱۔ گذشتہ سال کی طرح امسال بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم القرآن کلاس کے انعقاد کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ کلاس انشاء اللہ مورخہ یکم اگست ۱۹۴۶ء تا ۳۰ اگست ۱۹۴۶ء قادیان میں منعقد ہوگی۔

۲۔ تمام وہ جماعتیں جن کے افراد کی تعداد پچاس تک ہے۔ ایک یا دو ۲ نمائندگان حسب ضرورت قرآن کریم پڑھنے کے لئے قادیان بھیج سکتی ہیں اور تمام وہ جماعتیں جن کے افراد کی تعداد پچاس سے اوپر ہے۔ اسی نسبت کیساتھ دو تین یا چار نمائندگان قادیان میں قرآن کریم پڑھنے کیلئے بھیج سکتی ہیں۔

۳۔ ہر نمائندہ کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے ہمراہ امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی تصدیقی چٹھی لائے۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ فلاں جماعت کا نمائندہ ہے۔

۴۔ نمائندگان کے اسماء کی اطلاع بہر صورت ۱۴ جولائی ۱۹۴۶ء تک مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔

۵۔ تمام نمائندگان کے قیام وطعام کا انتظام انشاء اللہ تعالےٰ حسب دستور مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے کیا جائے گا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ موسم کے مطابق بستر وغیرہ ہمراہ لائیں۔ اور مطالعہ کے لئے ضروری کتب وسٹیشنری وغیرہ کا بھی انتظام کریں۔

۶۔ چونکہ یہ رمضان المبارک کا مہینہ ہوگا۔ اس لئے قادیان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی احباب کو کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ہر قسم کی قربانی کر کے بھی اس کلاس میں شمولیت اختیار کرنی چاہیئے۔ اس کلاس کے انعقاد کا انتظام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خاص ارشاد اور تحریک کی بناء پر کیا گیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

"نظارت تعلیم کو چاہیئے کہ اس کام کے لئے وہ ایک مہینہ مقرر کریں۔ اور پھر جماعتوں میں اخبار کے ذریعے۔ اور مبلغوں اور انسپکٹروں کے ذریعے تحریک کریں کہ اس مہینہ میں ہر ایک جماعت اپنا ایک ایک آدمی قرآن مجید پڑھنے کے لئے یہاں بھیجے۔ جو یہاں سے سارا قرآن مجید یا آدھا یا دس پارے پڑھ کر واپس چلے جائیں۔ اور اپنے اپنے ہاں واپس جا کر دوسروں کو پڑھائیں۔ اور ہر سال یہ سلسلہ جاری رہے۔ پھر مبلغوں اور بیت المال کے انسپکٹروں کا کام ہو۔ کہ جس جس جماعت میں وہ جائیں وہاں دیکھیں کہ جو جو آدمی پڑھ کر یہاں سے گئے تھے۔ انہوں نے آگے کتنے آدمیوں کو قرآن مجید پڑھایا ہے۔ اگر اس پر عمل کیا جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ چند سالوں کے اندر اندر ہماری جماعتوں کے لوگ قرآن کریم جاننے لگ جائیں گے۔"

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے پیش نظر عہدہ داران جماعت کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اس اعلان کو پڑھتے ہی اپنی جماعت کا اجلاس کر کے نمائندگان منتخب کرنا چاہیئے۔ اور پھر اس کی اطلاع دفتر ہذا میں دینی چاہیئے۔

عبدالرحیم درد ناظر تعلیم وتربیت صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

قائدین مجالس خدام الاحمدیت سے چند گزارشات

مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین سے گذارش ہے۔ کہ

(۱) اگر انکے ہاں مجلس اطفال احمدیہ قائم نہیں۔ تو از راہ کرم ۸ سے ۱۵ سال تک کے بچوں کو منظم کر کے مجلس اطفال احمدیہ قائم کریں۔ اطفال کو دس دس کے احزاب میں تقسیم کر کے ان کے سائق مقرر کریں۔ نیز ان کی تربیت کے لئے خدام اور انصار میں سے مناسب اصحاب کو مربی مقرر کریں۔ جو بچوں میں نماز باجماعت کی عادت۔ سچ کی عادت۔ اور محنت کی عادت پیدا کریں۔ ان میں اسلامی اخلاق پیدا کریں اور سلسلہ کے لٹریچر سے دلچسپی پیدا کریں۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مقرر کردہ نصاب کے لئے الفضل مورخہ ۲۶ مارچ ملاحظہ فرمادیں۔ اطفال کے لئے رکینت فارم دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے طلب فرمادیں۔

(۲) بچوں میں نیکی کے کاموں میں بچپن ہی سے حصہ لینے اور دین کے لئے مالی قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ان سے ماہانہ چندہ لیا جائے۔ جو وہ اپنی جیب خرچ سے دیں۔

(۳) بچوں کی تربیت کے لئے ہفتہ وار اور ماہانہ اجلاس کئے جائیں۔ جن میں اخلاق پر بحث کی جائے۔ اور بچوں کو بتایا جائے۔ کہ فلاں فلاں باتیں اسلام میں بری سمجھی جاتی ہیں۔ اور فلاں فلاں اچھی اور کیوں؟

(۴) شعبہ اطفال کے متعلق جملہ مساعی کی تفصیلی رپورٹ مندرجہ ذیل عنوانات کے ماتحت باقاعدہ مرکز میں بھجواتے رہیں۔

ا۔ بچوں کے تعلیمی کوائف
ب۔ تربیتی مساعی
ج۔ نمازوں کی حاضری
د۔ ورزش ذ۔ وقار عمل
ر۔ خدمت خلق کے کوائف
ز۔ تجنید س۔ متفرق

۵۔ اطفال احمدیہ کو احمدیت اور اسلام کے رنگ میں رنگین کرنے کیلئے شعبہ اطفال کی طرف سے ہر سال دو امتحانات کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس سال کا پہلا امتحان انشاء اللہ ۱۰ رمئی کو ہوگا۔ جس کے لئے "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" کے پہلے ۹۴ صفحات بطور نصاب مقرر ہیں ازراہ کرم بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شمولیت کی تحریک فرمادیں۔ انہیں امتحان کے لئے تیاری کروائیں۔ نیز خاکسار کو انکے ناموں سے جلد مطلع فرمادیں۔ تاکہ سوالات کے پرچے بھجوائے جاسکیں۔ یہ کتاب بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے ۸ر پر مل سکتی ہے۔

(خاکسار محبوب عالم خالد ایم۔ اے مہتمم اطفال احمدیہ)

قائدین و زعماء مجالس خدام الاحمدیہ

تمام قائدین و زعماء کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ شعبہ تعلیم کی رپورٹ میں مندرجہ ذیل امور کا خاص طور پر لحاظ رکھا کریں۔ اور ان کے متعلق اپنی مساعی کا ضرور تذکرہ کیا کریں۔ رپورٹ ہر شق کے ماہوار اعداد و شمار کے ساتھ آنی چاہیئے اور اس بات کو بھی ظاہر کرنا چاہیئے۔ کہ گذشتہ ماہ سے کتنی ترقی ہوئی ہے۔

۱۔ تعداد امیدواران امتحان شعبہ تعلیم میں مزید تلقین و تحریص سے کتنا اضافہ ہوا

۲۔ بزم حسن بیاں کے کتنے اجلاس کئے گئے۔

۳۔ ترویج تعلیم کے سلسلہ میں کیا مساعی کی گئیں۔ اور کیا مشکلات پیش آئیں۔

۴۔ خدام کے پڑھائی کے اوقات کی نگرانی کیسی رہی۔ اور ان کی تعلیمی حالت روبہ ترقی ہے یا روبہ تنزل۔

۵۔ تعلیم ناخواندگان کے سلسلے میں کتنے ناخواندگان تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان کی ترقی کی کیا رفتار ہے۔

۶۔ قرآن باترجمہ اور نماز باترجمہ پڑھانے کے متعلق آپ کی کیا مساعی ہیں۔ اور کتنے خدام کو عرصہ زیر رپورٹ میں قرآن باترجمہ پڑھایا گیا۔

۷۔ اس کے علاوہ شعبہ ہذا کی طرف سے ہنگامی ہدایات پر عرصہ زیر رپورٹ میں کیا کیا عمل ہوا۔ ہر مجلس کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے دفتر میں شعبہ ہذا کے لئے ایک چارٹ تیار کریں۔ جس میں اپنی رفتار ترقی درج کرتے جائیں۔ کیونکہ مومن کی ہر گھڑی پہلی سے بہتر ہوتی ہے۔ اس لئے کوشش کریں۔ اور اس ماہوار چارٹ میں ہر شق کے متعلق ترقی کا ہی اندراج ہو۔

بشارت الرحمن مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نہایت افسوسناک انتقال

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کیساتھ سنی جائیگی۔ کہ جناب منشی قاسم علی خانصاحب قادیانی رامپوری ۹/۱۰ اپریل کی درمیانی شب قریباً چار ماہ کی علالت کے بعد وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت مخلص و ر فدائی احمدی تھے جلسہ سالانہ کے موقع پر کئی بار انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظمیں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ خود بھی شاعر تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مغفرت فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔

صرف چار ماہ میں قرآن پاک کا ترجمہ

سکھلانے والی کتاب کلید ترجمۂ قرآنمجید

کا دوسرا ایڈیشن تیار ہوگیا۔ تمام خدام۔ انصار اور اطفال ہر احمدی مرد اور عورت گھر بیٹھے بلا امداد استاد ترجمہ سیکھ لے۔ نیز اس کتاب کے ذریعہ ہر غیر احمدی کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا کر سال بھر میں کئی احمدی بنائے جا سکتے ہیں ان شاء اللہ تعالےٰ قیمت تین روپیہ مجلد کاغذ سفید ڈیمی حجم ساڑھے تین سو صفحات مکتبہ تعلیم القرآن احمدیہ چوک قادیان سے خریدیں۔ المشتہر: حکیم محمد عبد اللطیف شہید منشی فاضل ادیب فاضل

کحل الجواہر

... ڈیڑھ ماشہ کحل الجواہر کی قیمت ... آزمائش رکھی گئی ہے۔ یہ سرمہ ... بہت ہی قیمتی اجزاء و جواہرات وغیرہ ... تیار کیا جاتا ہے۔ خدا کے فضل سے یہ آنکھوں ... تمام شکایات میں روز بروز مفید ہوتا ... ہے۔ قیمتی اجزاء سے مرکب ہونے ... باوجود صرف خلق خدا کو فائدہ پہنچانے ... نظر قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ صرف ... آزمانا شرط ہے۔ محصولڈاک وغیرہ بذمہ ... حقاری ضرورتمند اصحاب روزانہ صبح ... آنکھوں میں مفت لگا سکتے ہیں۔

... رحیم دہلوی محلہ دار الفضل ریلوے روڈ
... مستری محمد ابراہیم قادیان

روپیہ کمانے کی دو سو سکیمیں مفت منگوائیں

کمرشل سنڈیکیٹ ۲۴ چوک متی لاہور

دیسی طب کو بے اثر قرار دینے والوں کے لئے چیلنج

دنیائے طب کے نوادر } جو اصحاب یونانی اور دیسی طب کے متعلق حسن ظن نہیں رکھتے۔ اس کی صرف ایک وجہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں جو مفردات استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہ تازہ خالص اور اعلیٰ نہیں ہوتے۔ طبیہ عجائب گھر قادیان خالص عمدہ ... صاف ستھرے مفردات سے مرکبات تیار کرنے کا واحد مرکز ہے۔ یہاں بیش بہا جواہرات ادویہ اور نہایت اعلیٰ درجہ کی خالص کستوری۔ زعفران ... سے لیکر معمولی مفردات مثلاً بنفشہ۔ اسبغول الائچی تک ہر چیز عمدگی اور نفاست کے لحاظ سے لاثانی ہے۔ جو مرکبات ایسے مفردات سے تیار ہوں۔ ان کے مفید زود اثر اور بہترین ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ ہمارے مرکبات کا استعمال آپ کو دیسی طب کے متعلق اپنا نقطہ نگاہ ... بدلنے پر مجبور کردے گا۔ مرکبات کی مختصر فہرست یہ ہے:۔

محافظ شباب گولیاں } رجسٹرڈ یاقوت۔ زمرد۔ نیلم ورق طلا و نقرہ سچے موتی۔ عنبر۔ کستوری۔ کہربا۔ ... وغیرہ قیمتی ادویات کا مرکب ہیں۔ نہایت ہی ... دل و دماغ ہیں۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ ... کی چار گولیاں۔

... عشق کلاں } مقوی اور جسم کے تمام پٹھوں کو مضبوط کرنے کے لئے نعمت عظمیٰ ہے۔ ایک روپے کی پانچ گولیاں۔

... کی گولیاں } رجسٹرڈ یہ نایاب گولیاں پیشاب کی جملہ امراض فاسفیٹ یوریٹ البومن شکر وغیرہ کا قلع قمع کرتی ... شدہ طاقت کو بحال کرکے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ... کی پانچ گولیاں۔

... نستین } معدہ اور جگر اور دل اور دماغ کے لئے مقوی اکسیر اور مراق کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ بارہ آنے

اکسیر خونی بواسیر کی بھی پہلی خوراک اپنا اثر دکھاتی ہے دو روپے کی ۱۶ گولیاں

اکسیر بادی بواسیر سے مسے خود بخود جھڑ جاتے ہیں۔ اور ... بواسیر کو جڑھ سے اکھیڑ دیتی ہے۔ دو روپے کی ۲۴ گولیاں

... جالینوس ۲ چھٹانک معجون فلاسفہ ۲ چھٹانک کی شیشی

سپاری پاک } کثرت طمس (زیادتی حیض) سیلان الرحم وسفید رطوبت اور ان کے خطرناک نتائج کے دفعیہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں۔ مستورات کی جوانی و تندرستی کی حقیقی محافظ ہے۔ صبح و شام قبل از غذا دودھ کے ہمراہ ۶ ماشہ سے تولہ تک دیں۔ قیمت فی پاؤ چھ روپے

اکسیر اٹھرا یا گودھری } یہ گولیاں ان عورتوں کے لئے نہایت محنت سے تیار کی گئی ہیں۔ جن کے اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط کی مصیبت میں مبتلا ہوں۔ یا جن کی اولاد بچپن میں ہی داغ مفارقت دے جاتی ہو۔ تجربہ کریں اور فائدہ اٹھائیں۔ گولیاں مشین میں تیار کی گئی ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱۲ مکمل کورس تیرہ روپے۔

حب ایارج فیقرا } سر کی تمام بیماریوں کے لئے بیحد مفید ہے ۸ فی تولہ

معجون برشعشا } زکام۔ نزلہ۔ کھانسی اور اسہال کی مجرب دوا مشک تاتار اور زعفران ایرانی والی قیمت تین روپے تولہ

اکسیر دمہ } پہلی خوراک ہی اثر دکھاتی ہے۔ خوراک ایک سے تین رتی۔ پانچ روپے تولہ۔

نرینہ اولاد کی شرطیہ دوائی } قیمت مکمل کورس بیس روپے۔ اگر لڑکی پیدا ہو۔ تو ساری قیمت واپس۔

مینیجر طبیہ عجائب گھر قادیان دارالامان

عظیم الشان علمی بشارت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے نظیر نایاب کتب

جو

عام طور پر دستیاب نہیں ہوتی تھیں

اب نہایت اہتمام۔ نفاست اور صحت وصفائی کے ساتھ

مجلس مشاورت کے موقعہ پر شائع ہو رہی ہیں

فی الحال مندرجہ ذیل کتابیں چھاپی گئی ہیں۔

(۱) نشان آسمانی۔ (۲) کشتی نوح۔ (۳) تحفہ قیصریہ۔ (۴) راز حقیقت۔ (۵) آسمانی فیصلہ۔ (۶) شہادت القرآن۔ (۷) دافع البلاء۔ (۸) توضیح المرام۔ (۹) ضرورۃ الامام۔ (۱۰) سبز اشتہار۔

ان کتابوں میں جو معارف۔ جو نکات اور جو حقائق بھرے پڑے ہیں اور جس عمدگی کے ساتھ ان میں اسلام کا حقیقی اور حسین چہرہ پیش کیا گیا ہے۔ اور جو نور اور معرفت کے دریا ان میں بہہ رہے ہیں۔

اُن کا لطف اُن کتابوں کے پڑھنے سے ہی آ سکتا ہے۔

کاغذ کی گرانی بلکہ نایابی کی وجہ سے ان بیش بہا کتابوں کی بہت محدود تعداد چھپوائی گئی ہے۔ لہٰذا فوراً منگوائیں۔

ختم ہو گئیں تو نہ معلوم پھر کب تک شدید انتظار کرنا پڑے

حضرتِ مسیح موعود علیہ السلام کی باقی نایاب کتب بھی انشاء اللہ عنقریب شائع

یہ کتابیں بیز قادیان سے شائع ہونے والی ہر ایک کتاب بکڈپو تالیف واشاعت قادیان سے طلب فرمائیں۔ کیونکہ اس میں آپ کو آسانی بھی رہیگی۔ فائدہ بھی اور کفایت بھی

بکڈپو تالیف واشاعت کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں۔ بلکہ قومی ادارہ اور صدر انجمن احمدیہ کا قائم کردہ ہے۔ اور جسقدر زیادہ تعداد میں اس ادارہ سے آپ کتابیں طلب فرما کر اس کے سرمایہ کو مضبوط بنائیں گے۔ اسی قدر زیادہ تیزی اور مستعدی کے ساتھ ادارہ نئی نئی کتابیں شائع کر سکے گا۔

پس ہمیشہ سلسلہ کی تمام کتب یہاں سے طلب فرمائیں

المشتہر

مینیجر بکڈپو تالیف واشاعت قادیان (پنجاب)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

پیرس ۱۱ اپریل۔ سابق وزیر ہند مسٹر ایمری نے پیرس میں اخباری نامہ نگاروں کو بتایا۔ کہ برطانیہ میں ہر شخص اس چیز پر متحد و متفق ہے۔ کہ ہندوستان کی مکمل آزادی کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائے۔ کانگرس اور مسلم لیگ کے مابین اختلافات کے باعث پیدا شدہ مشکلات کا ذکر کرنے کے بعد مسٹر ایمری نے خواہش ظاہر کی۔ کہ ہندوستان آزاد اور مساوی حیثیت میں برطانوی کامن ویلتھ سے کسی نہ کسی شکل میں اپنا تعلق قائم رکھے۔ جب ہندوستان میں روسی اثر و رسوخ کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو مسٹر ایمری نے بتایا۔ کہ ہندوستان میں ایک کمیونسٹ پارٹی ہے۔ جسے سوویٹ یونین سے ہمدردی ہے۔ لیکن ہندوستانی عوام بالعموم اور مسلمان بالخصوص برطانوی اثر کی بجائے روسی اثر کو قبول کرنا منظور نہیں کرینگے۔ مسٹر ایمری نے کہا۔ کہ کانگرس پارٹی کی آمریت نے مسلمانوں کو مشتعل کیا۔ اسی لئے آج ہندوستان کے لئے ایک آئین مرتب کرنے میں سخت رکاوٹ پیش آرہی ہے۔ مسٹر ایمری نے آخر میں یہ امید ظاہر کی۔ کہ ہندوستان قحط سے بچ جائیگا۔

واشنگٹن ۱۱ اپریل۔ خیال ہے۔ کہ اگر ہندوستان میں ہندو مسلم مصالحت کی تمام کوششیں ناکام ہوگئیں۔ تو امریکی حکومت مسئلہ پاکستان کو بین الاقوامی ثالثی سے سلجھانے کی حمایت کرے گی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں گاندھی جی کی تجویز پر کوئی اظہار حیرت نہیں کیا گیا۔ کیونکہ یہ تجویز اس سے پہلے بھی کئی دفعہ ہندوستان میں پیش کی جا چکی ہے۔

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ آج وزارتی مشن کی طرف سے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا گیا ہے۔ "وزارتی مشن اس نظریہ کے ساتھ ہندوستان آیا تھا۔ کہ ہندوستان کے آئینی مسائل کا فوری حل ضروری ہے۔ ارکان مشن ہندوستان کے تمام اہم سیاسی عناصر کے نظریات سے آگاہ ہو چکے ہیں۔ اب وہ مذاکرات کے دوسرے اہم ترین مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان کے نامور سیاستدان اور ارکان مشن کو کسی سمجھوتے کی تلاش کے لئے نہایت سرگرم کوششیں کرنا ہونگی۔ ارکان مشن کو یقین ہے۔ کہ تاریخ ہندوستان کے اس مرحلے پر ہم باہمی افہام و تفہیم سے کسی ایسے فیصلے پر پہنچ سکتے ہیں۔ جس کے ہندوستانی عوام بے تابی سے منتظر ہیں۔ اور جس کا تمام دنیا میں خیر مقدم کیا جائیگا۔

لاہور ۱۱ اپریل۔ آج این ڈبلیو۔ آر لاہور کے تقریباً تیس ہزار ملازمین نے ۱۲ بجے دوپہر سے لے کر دو بجے تک ہڑتال کی۔ تمام ورکشاپوں۔ شیڈوں اور دفتروں کے علاوہ اسٹیشن پر بھی مکمل ہڑتال کی گئی۔ تمام گاڑیاں دو گھنٹے تک رکی رہیں۔ باوڑہ ایکسپریس اسٹیشن سے باہر کھڑی رہی۔ ۲ بجے کے قریب مغلپورہ ورکشاپ کے تقریباً پانچ ہزار مزدوروں پر جبکہ وہ پرامن مظاہرہ کر رہے تھے۔ پولیس نے ہلکا سا لاٹھی چارج کیا۔ متعدد مزدور زخمی ہوئے۔ ہڑتال کرنے والے ملازمین کا مطالبہ ہے۔ کہ آل انڈیا ریلوے مینز فیڈریشن کی تنخواہوں اور مہنگائی الاؤنس کے متعلق تمام مطالبات کو بلا تاخیر تسلیم کیا جائے۔ اور چاولوں کی لازماً سپلائی فوراً بند کر دی جائے۔

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ مسز سنہا مہتہ صدر آل انڈیا ویمنز کانفرنس نے آج وزارتی وفد سے ملاقات کی۔ نمائندہ پریس سے انٹرویو کے دوران میں آپ نے کہا۔ کہ میں نے وزارتی وفد سے آزاد متحدہ ہندوستان کا مطالبہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں عورتوں کے لئے مردوں کے مساوی حقوق طلب کئے گئے ہیں۔

حیدر آباد ۱۱ اپریل۔ حضور نظام دکن کے برادر نسبتی مرزا مہدی بیگ کو ایک عرب نے خنجر گھونپ دیا۔ جسکی وجہ سے وہ ہلاک ہو گئے۔

لاہور ۱۱ اپریل۔ پنجاب یونیورسٹی کے چانسلر (گورنر پنجاب) نے میاں محمد ابراہیم برق وزیر تعلیم کو میاں عبدالحی سابق وزیر تعلیم کی جگہ پنجاب یونیورسٹی کا تاحیات فیلو مقرر کیا ہے۔ میاں عبدالحی نے اس عہدہ سے استعفیٰ دے دیا تھا۔

لاہور ۱۱ اپریل سونا ۹۷/- روپے چاندی ۱۶۳/- روپے امرتسر سونا ۱۰۰/- روپے

بنارس ۱۰ اپریل۔ پنڈت مدن موہن مالویہ نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ جس قسم کا مشن انگلستان نے ہندوستان کو بھیجا ہے۔ اس سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہوگا بلکہ اس سے ہندوستان کے اتحاد کو سخت نقصان پہنچے گا۔ کیونکہ برطانیہ تقسیم کرکے حکومت کرو گی پالیسی پر عمل کرکے ہندوستان کی الجھنوں میں مزید الجھن پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ اس سے زیادہ ہندوستانیوں کو وزارتی مشن سے اور کوئی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔

کلکتہ ۱۱ اپریل۔ برما کے سابق وزیر اعظم مسٹر یو سا نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ میں نے دوسری پارٹی کے تین ممبروں سے کہہ دیا ہے۔ کہ وہ گورنر کی کونسل سے مستعفی ہو جائیں۔ ممکن ہے کہ جنگ کے دوران میں بعض یورپین ملکوں کی طرح ہم بھی متوازی گورنمنٹ اور پارلیمنٹ قائم کریں برطانیہ کے سیاسی مدبروں کے لئے یہ بات دانشمندی کے خلاف ہے۔ کہ وہ برمیوں کے جذبات کے برانگیختہ ہو جانے تک آرام سے بیٹھے رہیں۔ میں خود حکومت سے کوآپریشن کرنے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ وہ برما کی ضروریات کو سمجھ کر تعمیری اقدام کرے۔

کراچی ۱۱ اپریل۔ آسٹریلیا سے ۹ ہزار ٹن گندم کراچی پہنچ گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ہفتہ پانچ ہزار ٹن گندم کینیڈا سے بھی یہاں آگئی ہے۔

لاہور ۱۱ اپریل۔ انارکلی پولیس نے مسٹر رام ناتھ بیمہ کلرک جنرل پوسٹ آفس کا پندرہ یوم کے لئے ریمانڈ حاصل کر لیا ہے ملزم دو لاکھ کے بیموں کی چوری کے سلسلے میں گرفتار ہے۔

واشنگٹن ۱۱ اپریل۔ امریکی اٹارنی جنرل نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ روسی بحری افسر نکولائی ایرگن کے خلاف اس حقیقت کے باوجود مقدمہ چلایا جائے گا۔ کہ روس نے سرکاری طور پر الزام واپس لینے کی درخواست کی تھی۔ اسے جاسوسی کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔

دہلی ۱۱ اپریل۔ آج مرکزی اسمبلی میں وار سیکرٹری نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ جبل پور سگنل کور کے جن آدمیوں نے ہڑتال کی تھی۔ ان کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا ان کو انتقاماً سزا نہیں دی جائے گی۔ تاکہ پھر گڑبڑ نہ ہو۔

دہلی ۱۱ اپریل۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ ہندوستان میں اخباری کاغذ کی حالت خراب ہے۔ اس لئے نئے اخبارات جاری کرنے یا پرانے اخبارات کو دوبارہ جاری کرنے کیلئے کاغذ کا کوٹا نہیں دیا جا سکتا

مدراس ۱۰ اپریل۔ آج جنوبی افریقہ کے وفد کے ایک ممبر نے کہا "اگر امتیازی بل منسوخ نہ کیا گیا۔ تو عین ممکن ہے جنوبی افریقہ میں پھر گاندھی جی کی لائن پر ستیہ گرہ کی ایک جدوجہد شروع کی جائے۔

واشنگٹن ۱۱ اپریل۔ امریکی وزیر زراعت مسٹر اینڈرسن نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ ہندوستان میں خوراک کی صورت حالات ایسی نازک نہیں جیسی کہ بنگال میں قحط کے دوران تھی۔ ہندوستان میں فصل گندم کی حالت اچھی ہے۔

کراچی ۱۰ اپریل۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم سندھ دیگر وزراء کی معیت میں آج دہلی سے کراچی پہنچ گئے ہیں۔

جالندھر ۱۱ اپریل۔ جالندھر میں ایک کیمسٹ کی دکان پر دفعۃً آگ لگ جانے کے باعث کئی لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کیمسٹ کی دوکان سے ہوا کے باعث بہت جلد آگ ارد گرد کی عمارتوں میں پھیل گئی۔

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ گذشتہ شب تند و تیز آندھی کے باعث مسٹر گاندھی جی کی کٹیا کے گردونواح کے تمام کیمپ اکھڑ کر زمین پر آگئے۔ بجلی کے بلب اور تاریں ٹوٹ گئیں۔ متعدد افراد کو مسٹر گاندھی کے کمرہ میں پناہ لینی پڑی۔

طہران ۱۰ اپریل۔ آج یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ روسی فوج کا بیشتر حصہ تبریز سے رخصت ہو چکا ہے جو شمالی ایران کے صوبہ آذربائیجان کا دارالحکومت ہے۔ فوجی کالج اور چند دوسری عمارتوں میں تھوڑی تھوڑی روسی فوج ابھی موجود ہے۔